ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

20-Oct-2016

یزید کا بُرا کردار

(Urdu)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حساب کِتاب سے جلْد نَجات پانے والا شخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ج۲ / ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غَوث و رَضا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص114)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...ال ۵۹۴۲خ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی مَحَبَّت پانے کا نسخہ!

حضرت سیّدنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ **حسنینِ کریمین** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما بھی تھے، ان میں سے ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر سوار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کو باری باری چُوم رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان سے مَحَبَّت فرماتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! جس نے ان سے مَحَبَّت کی، اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغْض رکھا، اس نے مجھ سے بُغْض رکھا۔

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رکوب الحسن والحسین ۔۔۔ الخ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۴۸۳۰)

حضرت سیّدنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو محبتِ رسول کا یہ معیار بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا تھا،

www.dawateislami.net

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمام عمر اسے اپنائے رکھا، جب مروان بن حکم حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں بوقتِ وفات حاضر ہوا اور عرض کی: ”جب سے آپ کی صُحبت اختیار کی ہے، میں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات میں حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مَحَبَّت بہت زیادہ پائی ہے۔“ یہ سُن کر حضرت سیّدنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیقرار ہو کر اُٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ہم نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کہیں جانے کے لیے نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے رونے کی آواز سُنی اور وہ دونوں اس وَقْت اپنی والدہ کے پاس تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلدی جلدی چلتے ہوئے، ان کے پاس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے یہ فرماتے سُنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ عرض کی: پیاس (یعنی پیاس کی وجہ سے دونوں رو رہے ہیں۔) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے، مگر اس میں پانی مَوْجُود نہ تھا کیونکہ اُن دِنوں پانی کی اتنی سخت قِلَّت تھی کہ لوگ بھی پانی کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو پُکار کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟

ہر ایک نے کجاووں (سواریوں کے بیٹھنے کیلئے اونٹ کی کمر پر بنائی گئی نشستوں) سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر انہیں ایک قطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک بچے کو پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں لے کر اپنے سینے سے لگایا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈالی تو وہ اُسے چُوسنے لگے حتّٰی کہ سیر اب ہو گئے، (حضرت سیّدنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی، جبکہ دوسرے (شہزادے) اسی طرح مُسلسل

رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”دوسرے کو بھی مجھے دو۔“ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا، حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعاملہ فرمایا، (یعنی ان کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیر اب ہو کر خاموش ہوگئے) اس کے بعد دونوں شہزادے ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی۔ حضرت سیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مزید فرماتے ہیں: میں ان سے مَحبَّت کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (معجم کبیر، بقیۃ اخبار حسن بن علی بن أبی طالب، ۳/۵۰، حدیث: ۲۶۵۶)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش ص 77)

شعر کی وضاحت:

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پھول فرمایا یعنی حَضْرت امامِ حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کے صدقے میں رَضا کو میدانِ محشر میں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے بچا کر مسکراتے (یعنی کھلتے) ہوئے پھول کی طرح کر دیجئے۔

(شرح حدائقِ بخشش، ص: ۲۱۷، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ جس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلبیتِ اَطہار کی مَحبَّت دُنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے، ایسے ہی ان سے بُغض و عداوت رکھنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جیسا کہ

www.dawateislami.net

دُشمنِ صحابہ کا انجام

ایک شخص حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شان میں گُستاخی و بے اَدَبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو ورنہ میں تمہارے لئے بد دُعا کر دوں گا۔ اُس گُستاخ و بے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بد دُعا کی کوئی پروا نہیں۔ آپ کی بد دُعا سے میرا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ یہ سُن کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وَقْت یہ دُعا مانگی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے تو آج ہی اس کو اپنے قَہر و غَضَب کی نشانی دکھا دے تاکہ دوسروں کو اِس سے عبرت حاصل ہو۔ اس دُعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا تو اچانک ایک پاگل اُونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اُوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دَبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چُور چُور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا دشمن ہلاک ہو گیا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج۶، ص۱۹۰)

امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے — مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر — نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق و فاروق و عثماں — انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شان میں اَدنیٰ سی گُستاخی کرنے والے کا اَنجام کیسا خطرناک اور عبرتناک ہوا، واقعی یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں

www.dawateislami.net

کی شان میں گستاخی کرنا یا انہیں کسی بھی طرح سے تکلیف پہنچانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ ان بُزرگوں کی شان میں گُستاخی و بے ادبی کرنے والا دُنیا میں تو ذلیل و رُسوا ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی ذِلّت اُس کا مُقدّر ہوگی۔ یزید پلید بھی وہ بدنصیب شخص ہے جو نہ صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کی توہین کا مُرتکب ہوا بلکہ اس کی پیشانی پر اَہلِ بَیۡتِ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو بے گُناہ شہید کرنے کا سِیاہ داغ (بھی) ہے اور جس کی ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مذمّت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حقارت (ذِلَّت) کے ساتھ لِیا جائے گا۔ یہ بد باطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دِمِشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بد نُما، بداَخلاق، بد مِزاج، فاسِق، فاجِر، شرابی، بدکار، ظالِم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ (خلاصہ از سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱، ملتقطاً)

یزید پلید کی خُرافات

صَدۡرُ الۡاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہزادۂ کونین، حضرت امام حُسَیۡن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا وُجُودِ مُبارک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحۡتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) کے زمانۂ مُبارک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی جان کا دُشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسرَّت ہوئی۔

حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا سایہ اُٹھنا تھا، یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنۡواع

www.dawateislami.net

و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہوگئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت و سرکشی اِنْتِہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکر لے کر مدینۂ طَیِّبہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا) میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ! قتل وغارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، ایسی ایسی بدتمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبوی شریف (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہوسکے۔ صرف حضرت سَعِیْد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دِیوانے بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔ (الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۱ ملخصاً)

پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کِیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا) پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیق (مِنْجَنِیق پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلادِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبے کے سینگ بھی تبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

www.dawateislami.net

وَالسَّلام کے فِدْیہ میں قُربانی کِیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبْتَلا رہے۔ (خلاصہ سوانح کربلا، ص ۱۷۷تا۱۷۹، ملخصًا)

خرافاتِ یزید پلید کا بائیکاٹ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ یزید پلید نے اپنے دَورِ حکومت میں بدکرداری کا ثُبُوت دیتے ہوئے کئی خُرافات کو عام کیا مثلاً، مَحارِم (وہ رشتے دار جن سے نکاح حرام ہے ان) سے نکاح اور سُود وغیرہ کو اِس بے دِین نے عَلانِیَہ رواج دیا، مدینہ طیبہ ومکہ مکرمہ کی بے حُرمتی کرائی، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار کو ظُلم و سِتم کے بعد شہید کروادیا، گانے باجے سُننا، خُوب شراب پینا، نماز نہ پڑھنا الغرض یہ بدبخت ہر وہ کام کرتا، جس سے شریعتِ مُطَھَّرہ نے منع فرمایا۔ یقیناً انسان عزّت وشہرت، مال ودولت اور حکومت ملنے سے سرکش وبے باک بن جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے دین سے دُور اور دُنیا سے قریب تَر ہو جاتا ہے، اپنے تخت وتاج کی لاج رکھنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں اور اس کے پیاروں کی گُستاخیوں سے بھی باز نہیں آتا۔ یزید پلید بھی اِقْتِدار و حکومت کی مَحبَّت میں مُبتلا ہو کر ایسا سَرکَش ہوا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخیاں کیں، اُن کو تکلیفیں پہنچائیں، اُن کا دل دُکھایا حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو وہ مقدّس ہستیاں ہیں، جن کی شان وعظمت کے بارے میں خود سُلْطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ یعنی میرے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک تَرین لوگ ہیں۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲) مزید فرمایا: "خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی

www.dawateislami.net

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (تبع تابعین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔) ‘‘(مسلم،کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل الصحابہ ...الخ، ص، حدیث: ۱۳۷۲)

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
یہ مہریں ہیں فرمانِ خَتمُ الرُّسُل کی ہے دِینِ خدا شاہکارِ صحابہ
انہیں میں ہیں بدر و اُحد کے مجاہد لقب جن کا ہے جاں نثارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کا بُرا کردار اور اُسکی وجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُبارک زمانہ پا کر بھی اُن کا قُرب حاصل نہ کر سکا اور نہ ہی اُن کی تعظیم کر کے اپنے لئے آخرت کی نجات کا سامان کر سکا بلکہ اس نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاک گھرانے پر ظُلم و سِتم کی آندھیاں چلائیں اور اُن پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے۔ یزید پلید نے یہ سب تاج و حکومت اور دُنیاوی مال و دولت کی مَحَبَّت میں کیا، کیونکہ اس ظالم بد اَنجام کو امامِ عالی مقام، سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلِمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس یزید بدبخت نے مال و دولت کے نَشّے میں بدمست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی۔ واقعی دُنیا کی مَحَبَّت ہر فِتْنہ و فساد کا سبب ہے، یہ ساری تباہی **دُنیا کی** مَحَبَّت ہی نے مچائی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دُنیا کی** مَحَبَّت انسان کو بےحِس و بےباک بنا دیتی ہے، **دُنیا کی** مَحَبَّت انسان کو پتھر دِل بنا دیتی ہے، **دُنیا کی** مَحَبَّت اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، **دُنیا کی** مَحَبَّت دِین کو نُقْصان پہنچانے کا سبب ہے، **دُنیا کی** مَحَبَّت گمراہی کا سبب ہے، **دُنیا کی** مَحَبَّت انسان کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، **دُنیا کی**

مَحَبَّت ہی گُناہوں پہ جَری (یعنی دلیر) کر دیتی ہے۔ آیئے **دُنیا کی مذمّت پر 3 فرامینِ مُصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ (کتاب ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج ۵ ص ۲۲ حدیث ۹)
2. چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دُنیا کی مَحَبَّت (۴) حَیا کی کمی (۵) لمبی اُمید اور (۶) حد سے زِیادہ ظُلم۔" (کنز العمال، ۸/۳۶، جزء ۱۶، الحدیث: ۴۴۰۱۶)
3. "دو بُھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نُقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرِص (لالچ) اور دُنیا کی مَحَبَّت انسان کے دِین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔ (جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ما ذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۸۳، ص ۱۶۶)

پیچھا مِرا دُنیا کی محبت سے چُھڑا دے
یا ربّ مجھے دِیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص112)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا دُنیا کس قدر حقیر چیز ہے، لہٰذا اِس کو اَہم سمجھنا بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تو دُنیا کی حیثیت دَر حقیقت مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں بلکہ یہ دُنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اگر ہم اس میں اچھے اعمال کی صُورت میں بیج بوئیں گے تو آخرت میں اَجْر و ثواب کی صُورت میں فصل کاٹ سکیں گے۔ لہٰذا اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے اَنبار جَمع کرنے، عُمدہ و مہنگی کاروں میں گُھومنے، دُوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں، اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلودگیوں سے خُود کو بچانا چاہیے۔

www.dawateislami.net

شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ المصطفیٰ اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نہایَت خراب عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔ دُوسروں کی دَولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خُود بھی اُس کو حاصِل کرنے کے خیال میں پریشان حال رہنا اور غلَط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبۂ حرص ولالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع درْ حقیقت انسان کی ایک پیدائشی خَصلَت ہے۔ (جنتی زیور، ۱۱۰، بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی مال و دولت کے حُصُول کی خواہش و کوشش کرنے کے بجائے آخرت کی نعمتوں کو پانے کیلئے خوب نیکیاں کیجئے اور دُنیا سے بے رغبتی اختیار کیجئے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہم سب میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَزْھَدُکُمْ فِی الدُّنْیَا وَاَرْغَبُکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یعنی تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو دنیا سے زیادہ بے رغبتی اور آخرت میں زیادہ رغبت رکھنے والا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۲۱)

دنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ علامہ عبدُ الرءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: دُنیا کے فَنا اور عیب دار ہونے کی وجہ سے بے رغبتی کرے اور آخرت کی بُزرگی اور ہمیشہ رہنے کی وجہ سے آخرت میں رغبت رکھے، عقلمند وہ ہے جو دُنیا اور دُنیا کے میل کچیل سے اپنے آپ کو بچائے اور دُنیا کو اپنا خادِم بنائے، ضرورت کے مُطابق دُنیا جمع کرے اور اس کے علاوہ دنیا سے کنارہ کَشی اختیار کرے کیونکہ جب کوئی دنیا سے مُنہ موڑتا ہے تو دُنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، جو شخص دُنیا کمانے کی خاطر جتنا دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے، دُنیا اس سے اتنی ہی بھاگتی ہے، جیسے سایہ سُورج کی طرف مُنہ کر کے چلنے والے کے پیچھے پیچھے آتا اور سُورج سے پیٹھ پھیر کر چلنے والے کے آگے آگے بھاگتا ہے، اگر یہ شخص اپنے آگے

www.dawateislami.net

بھاگنے والے سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرے بھی تو ناکام ہو گا۔ (فیض القدیر، ۳/۶۶۶ تحت الحدیث:۴۱۱۴)

دولتِ دُنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے

میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش ص۲۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتیِ دعوتِ اسلامی کے اَوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے تو دُنیا اسے اپنے پیچھے بھگاتی ہے اور وہ دُنیا کی مَحَبَّت میں سَرکش و نافرمان ہو کر دِھیرے دِھیرے دِین سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اور جو خوش نصیب دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرتا ہے تو دُنیا خود اس کے قدموں میں چلی آتی ہے۔ اگر ہم دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے شریعت و سُنَّت کے مُطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُتَّقِی و پرہیز گار، اچھی عادات و کردار کے حامل بے شُمار اسلامی بھائی وابستہ ہیں، انہی میں سے ایک مرحوم مُفتیِ دعوتِ اسلامی الحافظ القاری الحاج **محمد فاروق العطاری المدنی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، جو بہت ہی اعلیٰ اَوصاف کے مالک تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا و عشقِ رسول رکھنے والے، دُنیا سے بے رغبت، قَناعت پسند اور مُصیبت پر صبر کرنے والے، بکثرت مُطالعہ کرنے والے، تلاوتِ قرآن کا ذَوق رکھنے والے، عاجزی و اِنکساری کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں اور مُسْتَحَبَّات پر عمل کرنے والے، حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے والے، وَقْت کے قدر دان، اچھے مُدَرِّس اور بہترین امام تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیکی کی دعوت دینے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی مرکز کی اطاعت کرنے

www.dawateislami.net

والے تھے۔ آپ مُرشِد مُرشد کرنے والے، مُرشِد سے محبت کرنے والے اور مُرشِد بھی ان سے محبت فرماتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر　　جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی　　دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ　　گُناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی خُرافات اور ان کا بائیکاٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید نے جن خُرافات اور بُرائیوں کا سرِ عام اِرْتِکاب کیا تھا، بد قسمتی سے آج وہی چیزیں ہمارے مُعاشرے میں بھی عام ہوتی جا رہی ہیں، حالانکہ شریعتِ مُطہرہ، شریعتِ اِسلامیہ نے ان تمام بُرائیوں مثلاً شراب پینے، گانے باجے سُننے، سُود کھانے، نماز نہ پڑھنے کی مذمت اور ان کے نُقْصانات بیان کیے ہیں، آیئے! ان میں سے چند خُرافات اور ان کے نُقصانات سنتے ہیں۔

یزید کی ایک بُرائی شراب نوشی

یزید کی ایک بُری عادت شراب نوشی تھی جبکہ شراب پینا حرامِ قطعی ہے اور اسے حلال جان کر پینا کُفْر ہے۔ بد قِسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں یہ بُرائی بھی عام ہوتی جا رہی ہے۔ یاد رکھئے! شراب تمام بُرائیوں کی جڑ ہے کہ شراب پی کر انسان ہر گُناہ میں بآسانی مُبتلا ہو سکتا ہے کیونکہ شرابی کو ہوش نہیں ہوتا اور وہ اچھے بُرے کی تمیز بھی کھو بیٹھتا، شراب کیا گُل کِھلاتی ہے۔ آیئے اس ضِمن میں ایک حدیثِ

www.dawateislami.net

پاک سُنتے ہیں، چنانچہ

شراب نے کیا گُل کِھلائے:

حضور نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: بُرائیوں کی اصل (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا، ایک عورت اس کی مَحَبَّت میں گرفتار ہوگئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہیں گواہی کے لئے بُلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا۔ جب بھی وہ کسی دروازے سے اندر داخل ہوتا تو وہ اس پر بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین و جمیل عورت کے پاس پہنچا، جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا، جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے عابد سے کہا: "میں نے تجھے کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ اس لئے بُلایا ہے کہ تُو اس لڑکے کو قتل کر کے مجھ سے بدکاری کرے یا پھر شراب کا صرف ایک جام پی لے، اگر تُو نے اِنْکار کیا تو میں واویلا کروں گی اور تجھے ذلیل ورُسوا کر دوں گی۔" جب اس شخص نے دیکھا کہ اس کے پاس اس سے چھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو اس نے کہا: "مجھے شراب کا گلاس پلا دے۔" عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے مزید مانگا، پس وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ اس عورت کے ساتھ مُنہ بھی کالا کیا اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ لہٰذا تم شراب سے بچتے رہو، بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے، ہاں! عنقریب ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، الحدیث: ۵۳۲۴، ج۷، ص۳۶۷۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شراب کتنی بُری چیز ہے کہ جس کے پینے کے بعد انسان ہر طرح کا گُناہ بآسانی کر ڈالتا ہے۔ یاد رکھئے! شراب نوشی کے جہاں اُخروی نُقصانات ہیں وہیں

www.dawateislami.net

اس کے دُنْیاوی نُقصانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شُمار حکمتیں ہیں، اب غیر مسلم بھی اِس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچِہ ایک غیر مسلم مُحقّق کے تاثُّرات کے مطابِق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کرلیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخِلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوّتِ برداشْت ختم ہو جاتی اور مُستقِل مُضِر اثرات مُرتَّب ہونے لگتے ہیں۔ شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیجی) پر پڑتا ہے اور وہ سُکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بِالآخر نڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو مُتوَرِّم (یعنی سُوجن میں مُبتلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہو جاتی ہے نتیجۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے مِعْدہ میں سُوجَن ہو جاتی ہے، ہڈّیاں نرم اور خَستہ (یعنی بہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز (Vitamins) کے ذَخائر کو تباہ کرتی ہے، وٹامن B اور C اِس کی غارتگری کا بِالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اِس کے نُقصان دہ اَثْرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک (Heart Attack) کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ بکثرت شراب پینے والا تھکن، سَر دَرْد، مَتلی اور شدّتِ پیاس میں مُبتَلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص۴۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شراب نوشی کی نحوست سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہئے، سُنئے اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ بُرے دوستوں (شرابیوں) کی صحبت چھوڑ کر اچھی صحبت اَپنا لے، تاکہ اس کی برکت سے شراب نوشی اور اس طرح کی دیگر بُرائیوں سے جان چھوٹ جائے۔ فی زمانہ اچھی صُحبت

www.dawateislami.net

پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنانا بھی ہے کہ جس کی برکت سے مُعاشرے کے بِگڑے ہوئے لاکھوں اَفراد توبہ کرکے راہِ راست پر آگئے۔ ہم بھی مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کرتے اور نصیحت کے مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب
دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص714)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی دوسری بُرائی، گانے باجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید میں ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ وہ گانے باجے سُننے کا عادی تھا جبکہ گانے باجے سُننا ناجائز، سخت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! یہی بُرائی آج ہمارے معاشرے میں بھی عام ہوتی نظر آرہی ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت اکثر اس بُرائی میں مُبتلا نظر آتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا موسیقی مسلمانوں کی نَس نَس میں اُترتی چلی جارہی ہے، تقریباً ہر جگہ ہی موسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ ہوٹل ہو یا مکان اور دُکان، کارخانہ ہو یا گودام، کار ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سوزوکی، ہر جگہ ہی مسلمان اس بُری آفت کا شکار نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بچوں کے اکثر کھلونوں میں بھی میوزک ہوتا ہے۔ بے چارے کے جُھولے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیا جاتا ہے جو اسے موسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے۔ جب بچپن ہی سے بچہ میوزک سُننے کا عادی ہوگا تو

www.dawateislami.net

بڑا ہو کر میوزک سے کیسے بچ سکے گا۔فی زمانہ موبائل فون کے ذریعے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ گانے باجے سننا تو بہت ہی آسان ہو چکا ہے۔دورِ جدید کی اس ایجاد سے جہاں دن رات گانے سُننے کا گناہ ہو رہا ہے،وہیں اپنے موبائل فون پر کالرٹون(Caller Tune)اور رِنگ ٹون(Ring Tune)سیٹ کر کے دوسروں کو سُنا کر ناجائز و حرام کام کا اِرتکاب ہو رہا ہے۔افسوس صد افسوس !اب تو مَساجد میں بلکہ مسجدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانہ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹونز گونجتی رہتی ہیں،حالانکہ میوزیکل ٹون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز ہے۔(تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہو گا)اسی طرح اس موبائل فون پر سیٹ کی گئی موسیقی کی دُھنوں اور گانے کے بے ہُودہ کلمات سے مسجِدوں کا اِحتِرام اور تقدُّس پامال ہوتا ہے،مسجد کے پُرکیف ماحول میں ذِکر و اَذکار، تلاوتِ قرآن اور سنّتوں بھرے درس و بیان کرنے سُننے والوں کی توجّہ اور کَیف وسُرور مُتَاَثِّر ہوتا ہے حتّٰی کہ اپنے یا کسی اَور کے موبائل کی وجہ سے نماز جیسی اَہم عبادت کی بھی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادائیگی دُشوار ہو جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے سُننا ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں اس بُرے فعل کی مُمانعت وارِد ہوئی ہے۔آیئے !اس بارے میں 3روایات سُنتے ہیں۔

(1)جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سُنتا ہے،قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں پِگھلا ہوا سِیسہ اُنڈیلے گا۔(کنزُ العُمّال ج۱۵ ص۹۶،حدیث:۴۰۶۶۲)

(2)گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں،اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔

(تفسیر در منثور ج۶ ص۵۰۶،شعب الْاِیمان ج۴ ص۲۸۰ حدیث ۵۱۰۸)

(3)گانا اور لَہو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں،جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔قَسَم ہے اس ذاتِ مُقدَّسہ

www.dawateislami.net

کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قراٰن اور ذِکْرُاللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/ ۱۰۱، حدیث: ۴۲۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات کی روشنی میں معلوم ہوا، گانے باجے سننا حرام ہے ۔ مگر افسوس کہ ہمارے مُعاشرے کے ماڈرن مفکرین اور میوزک کے شائقین اس لہوولعِب اوریادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو رُوح کی غِذا قرار دیتے ہیں۔دَرحقیقت مومن کی رُوح کی غِذا تو ذِکْرُاللہ ہے، جس سے اِسے سُکون ملتاہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 13،سُورۂ رَعْد، آیت نمبر 28میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ ترجَمۂ کنز الایمان : وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں۔(پ۱۳، الرعد:۲۸)

یادرکھئے!موسیقی رُوح کی غِذا ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی بلکہ یہ توسَراسَر رُوح میں بگاڑ پیدا کرنے، نمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرنے، شرم وحیا کا خُون کرنے اور مسلمانوں کو بے پردگی پر اُبھارنے کا سبب ہے،مَعَاذَاللہ گانوں کے بعض اشعار تو ایسے بھی ہیں، جن میں بے تحاشا کُفریات بکے جاتے ہیں، جنہیں ہم گُنگناتے پھرتے ہیں اوراس طرف ہماری توجّہ بھی نہیں جاتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں گانے باجے کی نحوست سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وقت نعت وتلاوت ، سُنّتوں بھرے بیانات، مدنی مُذاکرے اور مدنی چینل کے ایمان افروز سلسلے دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فِلموں ڈِراموں کے گنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص331)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی تیسری بُرائی، سُود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی خُرافات میں سے ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ اُس نے سُود جیسے گھناؤنے گُناہ کو عام کیا، حالانکہ سُود قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔اس کے حرام ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مُبتلا ہو ،وہ فاسِق اور مَردُودُ الشَّہادۃ(یعنی اُس کی گواہی نامقبول) ہے۔بد قسمتی سے یہ بُرائی بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے،اگر کسی حاجت مند کو قرض(Loan) کی ضرورت پڑ جائے تو جگہ جگہ سُودی اِدارے قائم ہیں، جن سے بآسانی سُود پر قرض مل جاتاہے اور قرض لینے والا بھی بخوشی سُود (Interest)پر قرض لے لیتاہے اوراس کو کوئی بُرائی بھی تصور نہیں کرتا،ایسے موقع پر اگر دِین کا درد رکھنے والا کوئی اسلامی بھائی سمجھانے کی کوشش بھی کرے تو اس قسم کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں:"بھئی کیا کریں مجبوری ہے،ہم تو بے بس ہیں ،اس کے بغیر چارہ ہی نہیں،ہم اکیلے کر بھی کیا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ" حالانکہ یہ باتیں دُرُست نہیں،کیونکہ نہ تو ہم بے بس و مجبور ہیں اور نہ ایساہے کہ ان حرام کاریوں کے بغیر چارہ نہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلّق ہے کہ ہم اکیلے کیا کر سکتے ہیں ،کم از کم ہم اپنی ہی اصلاح کی کوشش کا جذبہ توپیدا کریں،ہمّت وحوصلے اور خُلوصِ نیّت کے ساتھ عملی میدان میں آگے تو بڑھیں، کیاخالی نعرے لگانے سے معاشرے کا بِگڑا ہوانظام دُرست ہو جائے گا؟کیا محض کُڑھتے رہنے سے مُعاشرے میں تبدیلی آجائے گی؟جی نہیں،بلکہ ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو بدلنا ہو گا،اپنا جائزہ لینا ہو گا،آپ تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھ لیجئے،اسلام کے عظیم سِپہ سالاروں کے حیرت میں ڈالنے والے عظیم کارناموں کو دیکھ لیجئے،جہاں بھی تبدیلی آئی،وہ کسی اِنقلابی قدم اُٹھانے کے سبب آئی۔ ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام اپنی برکتیں لُٹا رہا

www.dawateislami.net

ہے، اس ماہِ مقدّس کی 10 تاریخ کو جو عظیم واقعہ رُونما ہوا، اس میں ہمارے لیے مدنی تربیت کے بے شمار مدنی پھول ہیں، لاکھوں سلام! اہلبیت کے اُن عظیم شاہسواروں پر کہ جن کے سروں پر ظلم وسِتم کے بادل منڈلا رہے ہیں، ہر طرف سے اذّیت وتکلیف کی آندھیاں چلائی جارہی ہیں مگر کسی کی **نماز قضا نہیں ہوتی**، لاکھوں سلام! خاندانِ اہلبیت کی اُن پاک دامن بیبیوں پر کہ اپنی آنکھوں کے سامنے خون کی ندیاں بہتی دیکھ رہی ہیں، مگر **شریعت کا دامن** ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خاندانِ اہلبیت کے صدقے عقلِ سلیم عطا فرمائے، جذبۂ ایمانی نصیب فرمائے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے کچھ کر گزرنے کی ہمت وتوفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قُربان جایئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر کہ ہمیں ایک ایسا عظیم "**مدنی مقصد**" عطا فرمایا ہے کہ واقعی اگر ہم اس مدنی مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر زندگی گزارنے کا عزمِ مُصمّم بھی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ عملی اِقدامات بھی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں گی، ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے گی، بڑی تیزی کے ساتھ گناہوں کے بہتے ہوئے سیلاب میں غلامانِ رسول کو ایک سہارا مل جائے گا، وہ عظیم "**مدنی مقصد**" کیا ہے، آیئے! مل کر اُس کو دُہرا لیتے ہیں: "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**"۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خُوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم چاہتے ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے شِفا بھی مل جائے، مانا کہ مُعاشی خوشحالی کے لئے پورے مُعاشرے کو سُود اور دیگر بُرائیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں! مُعاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب تک ہم اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گے، سارے مُعاشرے کی اصلاح کیسے ہوگی؟۔ آیئے اب سُود کی مذمّت پر چند روایات سُنتے ہیں۔

1. سُود (کا گناہ) ستّر (70) حصّہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زِنا کرے۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/ ۷۲، الحدیث: ۲۲۷۴)
2. (ظاہری طور پر) سُود اگرچہ زیادہ ہی ہو، آخرِ کار اس کا اَنجام کمی پر ہوتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: 4026، ج2، ص109)
3. قیامت کے دن سُود خور کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ دِیوانہ و مَخْبُوطُ الْحَوَاس (گھبرایا ہوا) ہو گا۔ (المعجم الکبیر، عوف بن مالک، الحدیث: 110، ج18، ص60)
4. جس قوم میں سُود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔ (کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص70)

فرمانِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' اُنہوں نے عرض کی: **''یہ سُود خور ہیں۔''** (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحدیث: 2273، ج3، ص71)

رسالہ "سُود اور اس کا علاج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے پیٹ میں اگر معمولی سا کیڑا چلا جائے، تو طبیعت میں عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیامت کا یہ سخت عذاب کیسے برداشت کریں گے؟ سُود کھانے والے

www.dawateislami.net

لوگوں کے پیٹ اتنے بڑے ہوں گے جیسے کسی مکان کے کمرے۔ان میں سانپ اور بچھّو وغیرہ ہوں گے۔ کس قدر بھیانک عذاب ہے۔ سُود کی مذمّت اور اس کے علاج سے مُتَعَلِّق مزید مُفید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ **"سُود اور اس کا علاج"** ہاتھوں ہاتھ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا ثواب پانے اور انہیں اس گُناہ سے بچانے کیلئے تحفۃً پیش کیجئے، اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک ماہانہ مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کا جذبہ پانے اور گُناہوں سے خُود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام "مدنی انعامات کا رِسالہ "جمع کروانا بھی ہے۔ خوش نصیب عاشقانِ رسول اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدنی انعامات پر عمل کی سعادت حاصل کرتے اورروزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرتے ہیں اور مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو رِسالہ جمع کرواتے ہیں۔ ہمارے اَسلافِ کرام بھی نہ صرف خُود اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں :"اے لوگو! اپنے اَعْمال کا حساب کر لو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے

www.dawateislami.net

لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامعۃ المدینہ کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83 اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے لیے 27، قیدیوں کے لیے 52 مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبۃُ الْمَدِیْنہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بنتا ہے۔ آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی چوتھی بُرائی، نماز نہ پڑھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید جن بُرائیوں میں مبتلا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ یا تو سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا تھا اور اگر پڑھتا بھی تھا تو قَضا کر کے پڑھتا تھا، حالانکہ نماز قَضا کر کے پڑھنا بھی گُناہ ہے، اور نہ پڑھنا تو اس سے بھی بڑا گُناہ ہے۔ فی زمانہ یہ گناہ بھی بالکل عام ہے۔ اوّل تو ہماری اکثریت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو رہے سہے مُسلمان نماز پڑھتے بھی ہیں، ان میں سے شاید ایک فیصد (1٪) کو بھی نماز دُرست پڑھنی آتی ہو۔ یاد رکھئے! حُقُوقُ اللہ میں سے نماز اِنتہائی اَہَمِّیَّت کی حامِل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قِیامت حُقُوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "**اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَلَاتُه**" یعنی کل قِیامت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ اس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ علّامہ عَبْدُ الرَّؤف مناوِی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بے شک نماز ایمان کی عَلامت اور اَصلِ عِبادَت ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں جو اَہمیَّت نماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل نہیں، نماز اَرکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَمّ ترین رُکن ہے، نماز ایک بہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، (صحیح مسلم، رقم ۲۳۴، ص ۱۴۴) دو رَکْعت نماز دُنیا و مَا فِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے) سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قِیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے

www.dawateislami.net

گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھوڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹادیتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی روزانہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفل نمازوں کی سعادت بھی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخت پر
سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے
محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت
اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بالخصوص اُن گناہوں کی مذمّت اور ان کے نُقصانات سُنے، جن کو یزیدِ پلید نے عام کیا۔ یاد رکھئے! گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں نقصان ہی نقصان ہے اور گناہوں میں کس قدر نُحُوست ہے، اس کی تباہی و بربادی کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان (پارہ 8، سورۂ اَنعام، آیت نمبر: 160) سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَاۚ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا (پ۸، الانعام: ۱۶۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غضب دِلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے۔(۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس ملعُون کو خوش کرتا ہے۔(۳) جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔(۴) جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔(۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔(۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔(۷) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِرَاماً کاتِبِین کو اِیذا دیتا ہے۔(۸) وہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔(۹) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔(۱۰) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔(بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص: ۳۰)

گناہ کرنے سے مزید یہ نُقصانات بھی ہو سکتے ہیں مثلاً: (۱) روزی کم ہو جانا (۲) بلاؤں کا ہُجُوم (۳) عمر گھٹ جانا (۴) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵) عبادتوں سے محروم ہو جانا (۶) عقل میں فُتور پیدا ہو جانا (۷) لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا (۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا (۹) نعمتوں کا چھِن جانا (۱۰) ہر وقت دل کا پریشان رہنا (۱۱) اچانک شدید بیماریوں میں مُبتلا ہو جانا (۱۲) اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا (۱۳) چہرے سے ایمان کا نُور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا (۱۴) شرم و غیرت کا جاتے رہنا۔(۱۵) ہر طرف سے ذِلّتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا (۱۶) مرتے وقت مُنہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گُناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نُقصان ہوا کرتے ہیں۔(جنّتی زیور، ص:۱۴۳)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بد اَطوار ہے
مُجرموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اِقرار ہے

www.dawateislami.net

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے

چُھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ
تیرے آگے یاخدا ہر جُرم کا اظہار ہے

زندگی کی شام ڈھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!
گرم روز و شب گُناہوں کا ہی بس بازار ہے

بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تُو بڑا غفار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص478)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے یزیدِ پلید کے بُرے کردار کے حوالے سے بیان سُنا، یہ ایک بے نقاب حقیقت ہے کہ یزیدِ پلید ایک ظالم، جابِر، بے باک و بے حِس اور ایک بد کردار انسان تھا ، جس نے کئی گُناہوں بھری خُرافات مثلاً شراب نوشی، سُود، گانے باجے، جانوروں کو آپس میں لڑانے وغیرہ جیسے گناہوں کو عام کیا، یہ بدبخت سِرے سے نماز نہ پڑھتا اور اگر پڑھتا بھی تو وقت گُزار کر پڑھتا۔

ہمیں خود بھی اور اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یزیدِ پلید میں پائی جانے والی اِن تمام خُرافات سے بچانے کیلئے، ان بُرائیوں کا عملی بائیکاٹ کرنا چاہیے اور اپنے آپ کو دنیا کی محبت اور گُناہوں سے دُور رکھنا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دنیا کی محبت اور مال و دولت کی حرص سے محفوظ فرمائے اور ہمارے دلوں کو راکبِ دوشِ مصطفٰے، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دَلبندِ فاطمہ، سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہَدَاء ، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرش مقام، اِمامِ ہُمام، اِمامِ تِشنہ کام ، شہزادۂ کونین، حضرت سَیِّدُنا **امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت سے آباد فرمائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

(حدائقِ بخشش ص77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پُھول

❁ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ❁ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ سَلام میں پہل کرنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ❁ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مَکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص۴۳۳) ❁ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ❁ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❁ اِسی طَرح جَواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَ

رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❁ سلام کا جواب فوراً ❁ اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❁ سَلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رحمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

[1] . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[4] . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

عَنۡہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیاتو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[5]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡہُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھۡلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔[8]

---

5 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

7 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاۃ ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

8 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net